سوال : السلام علیکم، میں انڈیا میں رہتا ہوں اسلئے یہاں کی بینک اسلامی نہیں ہے، اور نہ چاہتے ہوئے بھی یہ بینکیں سود دیتی ہے، اگر نہ لو تو بھی زبردستی دیتی ہے، تو میرا سوال یہ ہے کی اگر بینک اس طرح سود دیتی ہے تو اس سود کے پیسے کو کہاں خرچ کرنا چاہیے؟

جواب : شیخ صالح المنجد ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :

سوال : میرے اکاؤنٹ میں قلیل سی رقم ہے اور بنک مجھے اس مال پر کچھ نسبت سود دیتا ہے، اب میں اکاؤنٹ بند کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، ماضی کے اندر میں نے بنک کے کچھ حصص خریدے تھے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ ناجائز ہے، اور ان حصص کی قیمتیں گر گئیں ہیں، تو کیا میرے لیے حصص کے اس خسارہ کو پورا کرنے کے لیے اکاؤنٹ کے منافع کو استعمال کرنا جائز ہے؟

الحمد للہ :

سود سے توبہ کرنے والے شخص پر واجب ہے کہ وہ صرف اپنا اصل مال (راس المال) ہی لے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے لیے تمہارا اصل مال ہے، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے} البقرۃ(279).

اور اس سے زائد جو بھی زائد ہے اس کا لینا حلال نہیں، اور اگر حاصل کر چکا ہو تو اسے نیکی اور بھلائی کے مختلف کاموں میں خرچ کر کے اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کرنا ضروری ہے

اور دریافت کردہ سوال میں دو مسئلے ایسے ہیں جو آپس میں ملتے نہیں یعنی ان کا ایک دوسرے میں تداخل نہیں ہوسکتا انہیں علیحدہ کرنا ضروری ہے، اور وہ دونوں معاملے یہ ہیں :

لیا گیا سودی فائدہ، اور حصص کی قیمت میں ہونے والا خسارہ ان فوائد سے پورا کرنا

پہلا مسئلہ :

یہ ہے کہ سودی بنک میں مال رکھنا اور اصل مال سے زاید فائدہ حاصل کرنا، مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

بنک میں رقم رکھنے والوں کو رکھی گئی رقم پر بنک جو منافع دیتا ہے وہ سود شمار ہوتا ہے، اس کے لیے اس منافع کو استعمال کرنا حلال نہیں، اسے سودی بنکوں میں رقم رکھنے سے توبہ کرنی چاہیے، اور اسے چاہیئے کہ بنک میں رکھی گئی رقم اور اس پر حاصل ہونے والا نفع نکلوالے، اور اصل مال اپنے پاس رکھے اور اس کے علاوہ جو مال زائد ہے اسے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں فقراء و مساکین اور فلاح و بہبود پر خرچ کردے   اھ

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ(2/404).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اور بنک نے آپ کو جو منافع دیا ہے وہ نہ تو بنک کو واپس کریں اور نہ ہی خود کھائیں، بلکہ اسے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں صرف کردیں، مثلا فقراء و مساکین پر صدقہ و خیرات اور بیت الخلاء وغیرہ کی تعمیر و مرمت اور قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے مقروض لوگوں کی مدد و تعاون کرکے   اھ

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ(2/407).

اور رہا دوسرا مسئلہ :

جو کہ سودی مال سے حصص کی قیمت میں ہونے والے خسارہ کو پورا کرنا :

ایسا کرنا جائز نہیں، یہ اس لیے کہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ یہ سودی مال آپ کے لیے لینا جائز نہیں اور نہ ہی اس سے کوئی نفع اٹھا سکتے ہیں

حصص کے مالک کو چاہیے کہ وہ اپنے مال سے حصص کی قیمت میں ہونے والا خسارہ برداشت کرے، اسے یہ حق نہیں کہ وہ حرام طریقہ سے کمایا ہوئے مال سے یہ خسارہ پورا کرے

اوراس کا اس معاملہ میں پڑنا کہ وہ اس کی حرمت سے جاہل تھا، یہ اس سے گناہ ختم کردے گا، اور علم نہ ہونے کی بنا پر معذور سمجھا جائے گا، لیکن یہ سودی مال سے نفع اٹھانے کا سبب نہیں بن سکتا کہ اس سے خسارہ پورا کرلیا جائے

واللہ اعلم.